

جانوروں اور پرندوں کی حفاظت کے لئے کتا رکھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ہم نے اپنے گھر کے پیچھے جانور وغیرہ مثلاً بکرے، بطنیں رکھی ہیں اور ان کی حفاظت کے لیے ایک کتا بھی ہے۔ رات کو جانور پنجرہ میں بند ہوتے ہیں تو کتے کو ان کے پاس چھوڑ دیتے ہیں۔ دن میں کتے کو اپنی چھت پر رکھتے ہیں۔ (چھت سے بھی وہ نیچے دیکھتا ہے اور تھوڑا دھیان رکھتا ہے۔) اگر اسے دن میں دوسرے جانوروں کے ساتھ رکھیں، تو کتا ان سے لڑتا ہے، ان کے پیچھے بھاگتا ہے، تنگ کرتا ہے۔

یہ بتا دیجیے کہ اس طرح کتا رکھ سکتے ہیں؟ اور اگر ہم اس کتے کے ساتھ کھیلیں اور کبھی اسے پارک سیر کے لیے لے جائیں تو ٹھیک ہے؟ پہلے ہم کتے کو پارک میں صبح سیر کے لیے نہیں لے کر جاتے تھے تو وہ موٹا اور سست ہو گیا تھا۔

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شوقیہ طور پر کتا پالنا، جائز نہیں اور جس گھر میں شوقیہ طور پر بلا ضرورت کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے بھی نہیں آتے البتہ اگر واقعی حفاظت کے لیے کتا پالنے کی ضرورت ہے تو پالا جاسکتا ہے اور جب شرعی اجازت کے طور پر کتا رکھا جائے تو اسے کھلانے پلانے میں شرعاً حرج نہیں۔

کتے کی صحت کے پیش نظر اسے کچھ وقت کے لیے کھلا چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ بھاگ دوڑ کر توانا رہے مگر اپنے ساتھ کتے کو پارک لے کر جانا ہمارے معاشرے میں شوقیہ طور پر کتے پالنے والوں کا طرز عمل ہے۔ نیز عموماً شہروں میں حفاظت کے لیے کتے پالنے کی بھی حاجت نہیں ہوتی اور عموماً گاؤں میں پارک نہیں ہوتے۔ لہذا اس پر غور کی حاجت ہے کہ واقعی کتا حفاظت کے لیے رکھا گیا ہے یا کوئی اور مقصد ہے؟ اللہ کریم نیتوں اور مقاصد سے بھی باخبر ہے۔ اگر واقعی حفاظت کے لیے کتے کی ضرورت نہیں ہے تو کتا گھر میں نہ رکھیں، فوراً اس عمل سے جان چھڑائیں اور سچی توبہ بھی کریں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”من اقتنی کلبا لا یغنی عنہ زرعاً ولا ضرعاً نقص کل یوم من عملہ قیراط“ ترجمہ: جس نے ایسا کتا پالا جو کھیلتی یا جانوروں کی حفاظت کا کام نہ دے، اس کے عمل سے روزانہ ایک قیراط کم ہوگا۔ (صحیح البخاری، کتاب المزارع، باب اقتناء الخ، ج 1، ص 312، کراچی)

بہار شریعت میں ہے: ”جانور یا زراعت یا کھیلتی یا مکان کی حفاظت کے لیے یا شکار کے لیے کتا پالنا جائز ہے اور یہ مقاصد نہ ہوں تو پالنا ناجائز“ (بہار شریعت، ج 2، ص 809، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Web-2135

تاریخ اجراء: 14 رجب المرجب 1446ھ / 15 جنوری 2025ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net